© rasailojaraid.com

(قسط نمبر ۱۳)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

محمد طفیل

○ مخطوط نمبر ۴۰ داخلہ نمبر ۲۷۸۶

• نام۔ کتاب فی مرسوم خط المصحف۔

• مصنف۔ اسماعیل بن ظافر بن الطاہر العقیلی۔

• کاتب۔ خلیل بن ابراہیم۔

• حجم۔ ۲۹ ورق۔ تقطیع $\frac{9 \times 6}{6 \times 4}$۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔

• کاغذ۔ دستی مصری۔ روشنائی صمغ دودی عنوان سرخ وسبز رنگین۔ خط نسخ۔ زبان عربی۔

آغاز

اوّل ما ابدأ بعد حمد اللہ تعالیٰ علی نعمہ التی لا تحصٰی بعد ولا تقف عند حدّ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ المختار وآلہ السادۃ الاطہار وصحبہ الاکرمین وتابعیہم باحسان الی یوم الدین۔

اختتام

...... وبذلوا الجہد فی نفع المسلمین ولم یسع احد منہم بعد مخالفتہم ولم یحتمل فی ولایتہ وامرتہ صونہ وحراستہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وسلام الی یوم الدین و الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ امین۔

اس کے بعد تیرہ اشعار کی ایک نظم ہے۔ جس کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وادع لناظر ابیات بما سمحت — قریحۃ العاجز العانی لمن سئلا

محمد بن غزال المرتجی کرماً — عفوا من اللہ عمّا قال او فعلا

قرآن مجید کا رسم الخط توقیفی ہے۔ اور عربی رسم الخط کے قواعد کا لحاظ کئے بغیر مصحفِ عثمانؓ کے مطابق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لکھا جاتا ہے، چنانچہ قرآن مجید سے متعلقہ دیگر علوم کی طرح رسم الخط پر بھی علماء نے خاصی توجہ دی اور کتابیں لکھیں۔

چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں بھی مصنف نے قرآن مجید کی ہر سورہ میں رسم الخط کا جو خاص انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کو حسبِ ترتیب مصحف مختصراً بیان کر دیا ہے۔ مثلاً سورہ آل عمران میں لفظ توراۃ کے بارے میں لکھا ہے کہ اسے یاد کے ساتھ "التوراية" لکھا جائے۔

مصنف کا تذکرہ بسیار تلاش کے باوجود کسی کتاب میں نہیں مل سکا اور نہ ہی کتاب میں کوئی ایسی داخلی شہادت ہے جس کی بنا پر ہم یقین سے یہ کہہ سکیں کہ مصنف کا زمانہ کون سا ہے۔ قیاس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ کتاب کب تصنیف ہوئی۔ ممکن ہے کہ مصنف کا زمانہ گیارھویں یا بارھویں صدی ہجری رہا ہو۔

کتاب فنِ رسم مصاحف پر مختصر مگر مفید ہے اس کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں اور گمان غالب یہی ہے کہ تاحال طبع نہیں ہوئی۔ زیرِ نظر نسخہ مکمل ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

○ مخطوطہ نمبر $\frac{40}{4}$ داخلہ ۲۷۸۶

- نام کتاب شرح نونیۃ السخاوی فنِ تجوید
- تقطیع $\frac{9 \times 6}{6 \times 4}$ حجم ۲۹ صفحات سطر فی صفحہ ۲۷
- مصنف علم الدین السخاوی کاتب تحریر نہیں۔ سن کتابت ۱۲۱۴ھ
- کاغذ دستی مصری، روشنائی سیاہ صمغ دودی اصل متن رنگین سرخ، خط نسخ۔ زبان عربی۔

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ ذی الکلام القدیم. والقرآن العظیم الذی الباطل من بین یدیہ، لامن خلفہ تنزیل من حکیم۔ ممن تمسک بہ ینال منازل الاحمد من نزتلہ لیفوز ... والصلوٰۃ والسلام علی اکرم الخلق با حسن افعال وادمع ... بابین ... محمد ... من اوتی الحکمۃ وفصل الخطاب. واشرف من اوحی الیہ الکتاب ... المستطاب وعلی آلہ واصحابہ الموصوفین بکثرۃ المحاسن وشرائف الانساب، المرسومین ... المناقب والاحساب۔

کتاب کے آخری الفاظ یہ ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كان الفراغ من تسطيرها فی یوم الاثنين المبارك الموافق اثنی عشر یوما خلون من شهر شوال سنة ۱۳۱۴ھ الف وثلثمائة واربعة عشر هجرية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية ودوام الحمد للرب الجليل حمدا امديلا بالتكريم والتبجيل۔

ساتویں صدی ہجری کے مشہور عالم مجود (قاری) علم الدین ابوالحسن علی بن محمد ابن عبدالصمد الہمدانی المغربی السخاوی جو علم التجوید میں یہ درجہ رکھتے تھے کہ علم الہدیٰ کہلاتے تھے آپ ۵۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی۔ اور قاسیون میں دفن ہوئے۔ آپ پہلے شخص تھے جنہوں نے شاطبیہ کی شرح لکھی اور اس کی وجہ سے شہرت پائی۔

خیرالدین زرکلی نے اعلام میں آپ کی جن دس کتب کا ذکر کیا ہے ان میں آپ کی اس نظم کا بھی ذکر ہے جو بعد میں نونیہ السخاوی کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ نظم علم القرأت اور قرآن مجید کی نحوی ترکیب پر ایک قصیدہ ہے۔ جس کا مصنف نے خود نام" عمدة المفيد وعدة المجيد فی معرفة علم التجويد" رکھا تھا۔ اس میں باختلاف نسخ ساٹھ یا چونسٹھ اشعار ہیں۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے:

یا من یروم تلاوة القرآن ویرود شاؤ ائمة الاتقان
لا تحسب التجويد مدا مفرطا اومد مالامد فيه لوان

اور آخری دو شعر یہ ہیں:

واعلم بانك حائر في نظمها ان قستها بالقصيدة الخاقانی
ستون بيتا عدها مع اربع نظم السخاوی العظيم الشان

ان آخری دو اشعار میں علم الہدیٰ سخاوی نے الشیخ المقری ابومزاحم موسیٰ بن عبداللہ کے قصیدہ نونیہ فی علم التجوید پر تعریض کی ہے۔ حالانکہ اپنا قصیدہ لکھتے ہوئے سخاوی نے خاقانی کے دونوں قصیدوں نونیہ اور رائیہ کو بطور نمونہ سامنے رکھا ہے۔ ــــــ سخاوی نے نونیہ کی بہت سے قراء نے شرحیں لکھی ہیں لیکن زیرِ نظر مخطوطہ کے مصنف کی داخلی یا خارجی شہادت سے نشاندہی نہیں ہوسکی، اندازہ ہے کہ یہ شرح اسماعیل بن محمد بن القفاطی کی ہے جن کا انتقال ۶۷۰ھ میں ہوا اور غالباً وہ اسی فن میں امام سخاوی کے شاگرد تھے ــــ زیرِ نظر نسخہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ اچھی طرح پڑھا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے طبع ہونے کی تاحال کوئی اطلاع نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com